بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۹۲
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ھفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۱۶ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۲ نبوت ۱۳۵۳ہش ۔ ۲ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو آج صبح کمر میں کچھ درد کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

یکم نبوت ۱۳۵۳ہش کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا

دفتر اوّل کے اکتالیسویں، دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال کا افتتاح

"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب کو اُن کے اخلاص کے پیشِ نظر بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا"

ربوہ ۲ نبوت (۲ نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یکم نبوت ۱۳۵۳ہش مطابق یکم نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریکِ جدید کے نئے سال (یعنی دفتر اوّل کے اکتالیسویں، دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال) کے افتتاح کا اعلان فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو ان کے اخلاص کے پیشِ نظر حسبِ سابق نئے سال میں بھی غلبۂ اسلام کی غرض سے پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خطبہ کے شروع میں فرمایا آج جمعہ کی عید سے تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے لئے سارا سال ہی ہر نوع اور ہر جہت سے مختلف النوع عیدوں کا سامان کرتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی دی ہوئی توفیق سے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں دو مقاصد کے پیشِ نظر خرچ کرتے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی غرض سے دوسرے اس لئے کہ ہم میں باہم اتحاد و ارتباط بڑھے اور مضبوطی پیدا ہو اور اس طرح نوعِ انسانی میں حقیقی یکجہتی اور اتحاد قائم ہو جائے۔

حضور نے ان مقاصد کی ہمہ گیری پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا یہ دونوں مقاصد ایک طرف تعلیم و تربیت اور رُوحانی ترقی اور تعلق باللہ پر اور دوسری طرف اصلاح و ارشاد کے ذریعہ دُنیا بھر میں توحید کے قیام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم اور اس طرح کرّہ ارض پر غلبۂ اسلام کے ظہور پر حاوی ہیں چنانچہ بیرونی دُنیا میں تبلیغِ اسلام کی جو زبردست مہم جاری ہے اس میں زیادہ حصہ تحریکِ جدید ہی کا ہے۔ حضور نے فرمایا بیرونی دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو تبلیغ ہو رہی ہے اس کے لئے اخراجات کا دسواں حصہ یہاں کی جماعتہائے احمدیہ دیتی ہیں باقی نو حصے بیرونی ممالک کی جماعتیں خود پورا کرتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی جماعتوں کو بڑی ترقی عطا فرمائی ہے اور وہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہی ہیں۔ یہ تھوڑا سا حصہ ہے جو ہمیں پورے ذوق و شوق کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا احبابِ جماعت کے اخلاص کے پیشِ نظر تحریکِ جدید کے چندوں کے لئے گزشتہ سال میں نے جو معیار مقرر کیا تھا غیر معمولی اور نامساعد حالات کے باوجود احباب نے اس سے بڑھ کر وعدے کئے البتہ جماعتوں کو پچھلے دنوں ابتلاء و آزمائش کے جن خطرناک حالات میں سے گزرنا پڑا ہے اور جو جانی و مالی نقصانات اُٹھانا پڑے ہیں ان کی وجہ سے وصولی میں ابھی کچھ کمی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احباب کے اخلاص کے پیشِ نظر امید ہے کہ گزشتہ سال کے حسابات بند ہونے کی تاریخ سے قبل احبابِ جماعت اس کمی کو بھی پورا کر دکھائیں گے۔ حضور نے فرمایا بیرونی ممالک میں اور بالخصوص افریقہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں لاکھوں تثلیث پرست، بُت پرست اور لامذہب مسلمان بنے ہیں۔ ہمیں پیاس ہے اس بات کی کہ ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہو سو قربانیاں دو اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری اس پیاس کو بُجھانے کے سامان کرے۔

آخر میں حضور نے فرمایا مَیں آج یکم نومبر کو تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے اکتالیسویں دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال کا افتتاح کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ مَیں نے تحریکِ جدید کی مالی قربانیوں کے لئے جو معیار پچھلے سال دیا تھا وہ نئے سال میں بھی قائم رہے گا مَیں اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو توفیق دے گا اور اس طرح گزشتہ سال کی وصولی میں جو عارضی کمزوری رہ گئی ہے اسے اپنے فضل سے دُور کر دے گا اور آپ کو آپ کے اخلاص کے پیشِ نظر نئے سال میں بھی بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

ازاں بعد حضور نے جلسہ سالانہ کے انتظامی امور سے متعلق احبابِ جماعت اور احمدی خواتین کو اپنی اپنی جگہ ابھی سے تیاری کرنے اور انتظامات کو بخیر و خوبی چلانے کے لئے خدمات بجا لانے کے لئے تیار رہنے کے سلسلہ میں بعض ہدایات دیں اور یہ توقع بھی ظاہر فرمائی کہ اس جلسہ پر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور برکت و رحمت کے نتیجہ میں آنے والوں کی تعداد انشاء اللہ العزیز پچھلے سالوں سے زیادہ ہوگی۔

خطبہ جمعہ میں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہونے کے بعد مقامی احباب نے نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے پر وکالتِ مال تحریکِ جدید کو فوری پر اپنے نئے سال کے وعدوں سے مطلع کرنا شروع کر دیا اور جماعتوں کی طرف سے بھی مجموعی وعدہ جات تاروں کے ذریعہ موصول ہونے شروع ہو گئے۔ وعدہ جات کی قسط اوّل صفحہ ۸ پر درج ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تکبّر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اس کے بالمقابل وہ عاجزی کو پسند کرتا ہے

زندگی کے ہر واقعہ پر ہمارا ردِّعمل ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں اپنے نفسانی جوش کا شائبہ نہ ہو

یعنی تکبّر اور فخر اور غرور بالکل نہ ہو اور ہم اپنے آپ کو نیست اور لاشیٔ محض سمجھیں

خدا تعالیٰ کا فضل ہماری زندگی کا سہارا ہو۔ اس حقیقت کی معرفت کے بعد کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۴ ر اخاء ۱۳۵۳ھ (مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ
(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے مہینے خطبات کا جو سلسلہ میں نے شروع کیا تھا، اس میں مَیں نے بتایا تھا کہ جو مذہبی فیصلہ ہوا ہے اُس کے متعلق جماعت احمدیہ مجھ سے ۲ دو سوال پوچھ رہی ہے۔ ایک تو یہ کہ اس فیصلہ پر میرا تبصرہ کیا ہے اور دوسرا یہ کہ اس فیصلہ پر

ہماری جماعت کا ردِّعمل

کیا ہوگا۔ مَیں نے اُس وقت بتایا تھا کہ جہاں تک تبصرہ کا سوال ہے شاید دو تین ہفتہ کے بعد مَیں تبصرہ کروں لیکن اب مَیں بڑے غور اور دُعا کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مَیں ابھی یہ تبصرہ نہ کروں بلکہ آئندہ جنوری یا فروری میں تبصرہ کروں جہاں تک ردِّعمل کا تعلق ہے، اس سلسلہ میں دو خطبے مَیں پہلے دے چکا ہوں، تیسرا آج دے رہا ہوں۔

مَیں نے بتایا تھا کہ اسلام ایک نہایت ہی حسین اور ہر لحاظ سے کامل اور مکمل شکل میں "حق" کا یعنی اللہ تعالیٰ کا تصوّر ہمارے سامنے پیش کرتا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسان کے لئے توحید کا جو پیغام لائے اور آپؐ نے بنی نوعِ انسان کے سامنے اسے جس شکل میں پیش کیا ہم نے اس کی معرفت اس زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل کی۔ اس معرفت کے نتیجہ میں ایک طرف

خدا تعالیٰ کی عظیم کبریائی

کا احساس اور دوسری طرف اس کا ایسا حُسن جلوہ گر ہوا جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وہ معرفت ہے جس کے نتیجہ میں ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوئی جس نے ۲ دو رُخ اختیار کئے۔ ایک یہ کہ ہم جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے ہیں، ہر لحظہ اور ہر آن ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں اپنی کسی غفلت یا گناہ یا کوتاہی کے نتیجہ میں یا نافرمانی کی وجہ سے ہمارا محبوب ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ یہ کیفیت اس خشیت کی وجہ سے ہے جو ہر احمدی کے سینہ میں پائی جاتی ہے۔ دوسری طرف ہمارے دل میں ہر وقت یہ جوش اور جذبہ پیدا ہوتا رہتا ہے کہ ہم ایسے کام بجالائیں اور ہم سے ایسے افعال سرزد ہوں جو

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں

صالحہ ہوں اور جن کے نتیجہ میں ہمیں اُس محبّت کا جواب ملے جسے اللہ نے ہمارے دل میں پیدا کیا ہے یعنی جو معرفت کے نتیجہ میں ہمارے سینوں میں پیدا ہوتی ہے، ہماری محبت کے جواب میں خدا تعالیٰ بھی ہم سے محبّت کرنے لگے۔

مَیں نے اس سلسلہ میں اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ جن اعمال سے یا جن باتوں سے انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے، اُن کا علم بھی ہمیں قرآن عظیم ہی سے مل سکتا ہے اور قرآن عظیم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظلم سے پیار نہیں کرتا اور نہ ظالم سے پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فساد سے پیار نہیں کرتا اور نہ فسادی سے پیار کرتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خشیت پیدا کی ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم خود کو ظلم سے کلی طور پر بچائیں اور ہم فساد کی کسی صورت میں شریک نہ ہوں اور اس داغ سے جو خدا تعالیٰ کا غضب مول لینے والا ہے یعنی

فساد کا داغ

وہ ہمارے اعمال پر اور ہماری رُوح پر نہ پڑے تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے ڈالے نہ ہوں۔

غرض میں نے اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں صرف انہی دو باتوں کو بیان کیا تھا اور دوسرے خطبہ میں میں نے دو باتیں وہ بیان کی تھیں جن کے متعلق قرآنِ عظیم نے بتایا ہے کہ جو لوگ ایسے اعمال بجالاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے پیار کرتا ہے۔ گویا پہلے دو اعمال ایسے ہیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نفرت کرنے لگتا ہے، اُس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اور دوسرے دو اعمال ایسے بتائے تھے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ آج میں پھر پہلے خطبہ والے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں لیکن چونکہ میری طبیعت میں کمزوری ہے اس لئے مختصراً صرف ایک بات بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

خشیت اللہ جس چیز سے ہمیں باز رکھتی ہے یا قرآن کریم کی رُو سے اللہ تعالیٰ جس بات سے ناراض ہو جاتا ہے اور نفرت کرنے لگتا ہے وہ ہے "تکبّر" یعنی

عاجزی کا فقدان

گویا کسی آدمی کا مختلف شکلوں میں خود کو بڑا سمجھنا یا خود کو دوسروں سے بلند قرار دینا تکبّر ہے۔ مثلاً کسی کے پاس بہت پیسہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دل میں غرور اور کبر پیدا ہو جاتا ہے یا کسی کے پاس سیاسی اقتدار ہوتا ہے وہ (بعض اوقات) متکبّر بن جاتا ہے۔ کسی کے پاس علم ہوتا ہے یا کسی کو مہارت حاصل ہوتی ہے جو اُسے متکبّر بنا دیتی ہے وغیرہ وغیرہ بیسیوں باتیں ہیں جن کے نتیجہ میں بعض دفعہ انسان تکبّر کرنے لگتا ہے۔ تاہم ہر علم، ہر سیاسی اقتدار، ہر دولت، ہر جتھہ اور ہر جسمانی طاقت کے نتیجہ میں کبر نہیں پیدا ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کے بندے انہی چیزوں کی بدولت خدا تعالیٰ کے مزید فیوض کو حاصل کرتے ہیں لیکن دولت، اقتدار اور علم و مہارت کی وجہ سے بعض دفعہ تکبّر بھی پیدا ہو جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ"

(الاعراف: ۴۱)

دوسری جگہ فرمایا:۔

"اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ٥"

(النحل: ۲۴)

یعنی اللہ تعالیٰ تکبّر کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا۔ وہ ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے جیسا کہ سورۂ اعراف کی مذکورہ بالا آیت میں فرمایا کہ جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلاتے ہیں اور ہمارے نشانات سے اعراض کرتے ہیں اور وہ اس وجہ سے اعراض کرتے ہیں کہ وہ خود کو ان احکامات اور نشانات کے لانے والوں سے بڑا سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا کہ جب رسول آتے ہیں اور ہمارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو

سب سے بڑے رسُول اور خاتم الانبیاءؐ

تھے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے جیسا انسان ہمارے اُوپر روحانی حکومت چلانے آ گیا ہے۔

پس خود لوگوں کا یہ تکبّر اور فخر یعنی اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنا یا اپنے نفس کو ایسی عظمت دینا جو موجود ہی نہ ہو تصنّع سے یا میں کہوں گا حماقت سے۔ تصنّع سے تو لُغت نے کہا ہے اور حماقت سے ایسا سمجھنا تکبّر کی حقیقت ہے یعنی آدمی خود کو کچھ سمجھ لے، یہ میرے نزدیک حماقت ہے۔ غرض خدا تعالیٰ کی طرف سے جو احکام نازل ہوں اُن کے مقابلہ میں تکبّر کر کے ان کا انکار کرنا یا قبول کر کے اُن کے مطابق اعمال نہ بجالانا یہ تباہی کا موجب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نفرت کا باعث بنتا ہے۔ ہم جو احمدی ہیں ہمیں سارے کے سارے احکامات یعنی اوامر و نواہی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملے ہیں اور وہ قرآن عظیم میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی عظمت کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی اور جس کے معانی پر انسانی علم پوری طرح حاوی نہیں ہو سکتا۔ اس

آخری ہدایت اور ابدی شریعت

نے ہمیں وہ تمام احکام دیئے جو انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر انتہائی رفعتوں تک پہنچانے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ اعلان فرمایا کہ خدا کے مقرّب بندے میرے لائے ہوئے احکام یعنی میری شریعت اور ہدایت پر عمل کر کے پہلوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں بھی اور قرب میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کو پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور قُرب یہ تقاضا کرتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے پیار کی باتیں سُنے کیونکہ ایک ایسا "پیار" یا پیار کے حصول کا ایک ایسا دعویٰ جس کے لئے کوئی دلیل نہ ہو بے معنیٰ دعویٰ ہے۔ یہ انسان کی فطرت میں ہے کہ جب وہ کسی سے پیار کرے تو اُس سے گفتگو بھی کرے۔ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے کہ جب وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا محبوب اس سے پیار اور گفتگو کرے۔

فطرت کی پہلی آواز

کہ جس سے انسان پیار کرے اس سے باتیں بھی کرے، دُعا ہے۔ اسلام نے دُعا کرنے کا حکم دیکر ہمیں ایک عجیب چیز عطا کی ہے۔ انسان اپنے خدا سے دُعا کرتا ہے اور وہ ایک ایسی ہستی ہے جس کی معرفت تو ہمیں حاصل ہوتی ہے لیکن بوجہ اس کے کہ وہ اپنے وجود اور اپنی کیفیت میں اتنا مختلف ہے کہ ہماری آنکھ اُسے دیکھ نہیں سکتی اسلئے وہ اپنی صفات کی تجلّیات سے خود کو شناخت کرواتا ہے۔ وہ اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ یہ نشانات ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ حُسن، حُسنِ ازلی کا ہے۔ جس طرح پھول پسِ پردہ ہوتے ہوئے بھی خوشبو سے اپنی شناخت کروا دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات سے اپنے وجود کا پتہ دیتا ہے۔ آجکل کے جو رنگ برنگ گلاب کے پھول نظر آتے ہیں اُن میں خوشبو نہیں ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن دیسی گلاب میں خوشبو ہوتی ہے۔ یا اسی طرح کے اَور کئی پھُول ہوتے ہیں جن کی خوشبو ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کے پھُولوں کے باغ کے پاس سے آپ گذریں جس کی چار دیواری ۶-۷ فٹ اونچی ہے، آپ کی نظر اندر نہیں جاتی، آپ اُن پھُولوں کو دیکھ نہیں سکتے، لیکن آپ کا ناک آپ کو بتا دے گا کہ یہاں یہ پھُول ہے مثلاً موتیا ہے یا چنبیلی ہے وغیرہ حالانکہ آپ نے اُس کو دیکھا نہیں ہوتا۔

پس وہ خدا جو انسان کو نظر نہیں آتا اور نہ آسکتا ہے وہ اپنے نشانات سے اپنے وجود کا پتہ دیتا ہے۔ وہ اپنے نشانات سے اور اپنے پیار سے اپنے حُسن و احسان کی خبر دیتا ہے۔

مَیں اس وقت بتا یہ رہا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت

کے بعد انسان کے دل میں اپنے پیدا کرنے والے خدا کے لئے محبّت جوش مارتی ہے، اس محبّت کا تقاضا ہے کہ خدا اس سے باتیں کرے، اس کے لئے اسلام نے ہمیں دعائیں سکھائیں اور ہمیں دُعا کرنے کی تعلیم دی۔ دُعا کرنے کی تعلیم کے نتیجہ میں ہم اپنی زبان میں ٹُوٹے پھُوٹے الفاظ میں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت پاتے ہیں۔ اسلام نے ہمیں اَور بہت سی دُعائیں سکھادیں، ایسی عظیم دُعائیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ وہ ایک قسم کے نشانِ راہ ہیں۔ وہ علامات ہیں جو ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا کے حضور جاکر انسان پناہ لے۔ ایک طرف ہمیں یہ دعا سکھا دی۔ "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا" اے خدا! ہم جو بھی تیرے حضور پیش کریں تو اُسے قبول فرما۔ اور ایک نبی کے مُنہ سے یہ کہلوایا:

"وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ"

ہمارے اسلام کو سلامت رکھ اور قائم رکھ۔ یہ کتنی بڑی دُعا ہے، جس میں یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ

اسلام کی سلامتی

کے لئے انسان خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنے کا محتاج ہے نہ کہ کسی اَور کا۔ اور دُوسری طرف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بُوٹ کا تسمہ بھی لینا ہو تو خُدا سے مانگو۔ اب تو پتہ نہیں تسمے کی کیا قیمت ہے۔ مَیں نے خود کبھی تسمہ نہیں خریدا۔ جب ہم چھوٹے بچّے تھے تو ایک آنے یا چھ پیسے کا تسمہ ملتا تھا۔ گو تسمے کی عمر جُوتے سے چھوٹی اور بوٹ کی عمر تسمے سے بڑی ہوتی ہے اور پھر یہ بھی کہ بچے کے ایک بُوٹ کے لئے بعض دفعہ ماں باپ کو پانچ پانچ، دس دس دفعہ تسمے خرید کر دینے پڑتے ہیں لیکن پھر بھی ہمیں یہی کہا گیا کہ اگر تمہیں اتنی چھوٹی چیز کی بھی ضرورت پڑے تو اپنے خدا سے مانگو۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے بھی تم خدا کے حضور جھکو اور دُعا کرو کہ اے خدا! ہمیں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ اپنے فضل سے وہ ہمیں عطا فرما۔

مَیں نے بتایا ہے کہ جو شریعت آنی تھی وہ تو کامل اور مکمل شکل میں آگئی، لیکن بعد میں قیامت تک کی آنے والی نسلوں کی پیاس تو نہیں بجھتی۔ ہر انسان کہتا ہے کہ میرا پیارا خدا مجھ سے کلام کرے تو اس کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

خدا تعالیٰ کا کلام

دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شریعت و ہدایت کا حامل ہوتا ہے اور وہ آگیا ہے (اور کامل و مکمل ہوگیا ہے) وہ اب نہیں آئے گا اور ایک خدا کا کلام صرف بشارتوں پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ قیامت تک آتا رہیگا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایسا ہی) فرمایا ہے۔ اس لئے محبّت کا یہ حصّہ تو دونوں طرف ہے، ایک یہ کہ وہ پیار کرے اور بات کرے۔ خشیت اللہ محبّت کی بنیاد بنتی ہے اور محبّت تقاضا کرتی ہے اپنے محبوب سے باتیں سُننے کا۔ ہمیں جو اسلامی شریعت ملی ہے اس میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ کا کلام بند ہوگیا ہے بلکہ قرآن کریم ایسے ارشادات اور آیات سے بھرا ہوا ہے کہ خدا اپنے پیارے بندوں سے باتیں کرتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے جس کا یہ تقاضا ہے کہ بندہ اپنے خدا سے دُعا کرے اور وہ اپنے بندہ سے ہمکلام ہو۔ فطرت کا یہ تقاضا ویسے ہی ہے جیسے ایک ماں اپنے دو تین ماہ کے بچّے کو کندھے سے لگائے باتیں کر رہی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے دو تین ماہ کا بچہ تو ایک لفظ بھی نہیں سمجھتا۔ تاہم اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ماں پاگل ہوگئی ہے اس لئے وہ چھوٹے بچّے کے ساتھ باتیں کرتی ہے۔ ماں کو پتہ ہوتا ہے کہ بچہ باتیں نہیں سمجھتا۔ لیکن ماں کو پتہ ہے کہ اس کے دل میں بچّے کے لئے محبّت ہے اور وہ محبّت تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے بچّے سے باتیں کرے۔ اسی طرح خدا کے بندے خدا سے باتیں کرتے ہیں اور اسکی باتیں سُنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سُنتا اور اُن کا جواب دیتا ہوں۔ اب دُعاؤں کا سُننا کوئی ایسا فلسفہ تو نہیں جس کے لئے کوئی دلیل نہیں یا جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

پس خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی دُعا سُنتا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب انسان دُعا کرتا ہے تو اس کا اُسے جواب مل جاتا ہے ورنہ پھر تو

ہماری دُعا کا نتیجہ

ایک بُت کے سامنے دُعا کرنے کے مترادف ہے۔ نہ بُت بولے نہ خُدا بولے (نعوذ باللہ) مگر قرآن کریم نے کہا کہ تم اُن ہستیوں کی باتیں کرتے ہو جو تمہیں جواب تک نہیں دے سکتیں اور جو تمہاری دُعائیں نہیں سُن سکتیں۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ صرف خدا تعالیٰ ہی ہے جو انسان کی دُعاؤں کو سُنتا اور جواب دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری آیات کا انکار کرتے ہیں اور اپنے آپکو بڑا سمجھ کر ہماری لائی ہوئی ہدایت یعنی قرآن عظیم جیسی ہدایت سے بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے:

"لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ"

اُن پر آسمان کے دروازے کھولے نہیں جاتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم پر ایمان لاتے اور اُس کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہیں اُن کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس آیت سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے لیکن ایک دُوسری جگہ اللہ تعالے واضح طور پر فرماتا ہے کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" (الاعراف ۷ : ۹۷)

کہ اگر یہ بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو آسمان اور زمین کی برکات اُن کے اُوپر کھول دی جاتیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے

اُن پر کھول دیئے جاتے۔ پس تکبّر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور جو اس کا اُلٹ ہے، اس کی ضدّ ہے۔ یعنی عاجزی وہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو۔ آپ نے فرمایا ع

"بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں"

یعنی اپنے آپ کو سب سے زیادہ عاجز سمجھو، سب سے زیادہ حقیر اور ساری دُنیا کے نیچے سمجھو۔ اس سے تمہارا خدا تعالیٰ سے وصال اور پیار کا تعلّق قائم ہو جائے گا۔

مَیں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے، ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی سواری پر بیٹھے بیٹھے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے جُھکنا شروع کیا۔ آپؐ کا سر جُھکتا رہا، جُھکتا رہا۔ یہاں تک کہ سواری کی کاٹھی پر جا لگا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کا سر اتنا جُھک گیا کہ اُس سے زیادہ جُھک ہی نہیں سکتا تھا۔

پس جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہے تو وہ لوگ جو خود کو آپؐ کے غلاموں کے بھی غلام سمجھتے ہیں اُن کا مقام تو

نہایت عاجزی کا مقام

ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اور آپؐ کے مقابلہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کا مقام احقر الغلمان کا ہے اور ہماری نسبت سے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کا مقام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم تر رُوحانی فرزند کا ہے یعنی ایک ایسا سالار جس کے زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ساری دُنیا میں اسلام نے غالب آنا ہے ہمارے مقابلہ میں حضرت مہدی علیہ السلام کا بڑا اُونچا مقام ہے لیکن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت مہدی علیہ السلام نے خود اپنے مقام کی تعیین احقر الغلمان کی کی ہے اور مَیں سمجھتا ہوں اور اس یقین اور معرفت پر قائم ہوں کہ اگر حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کا عاجزانہ رشتہ قائم نہ کر سکتے جو انہوں نے قائم کیا تو وہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل ظِلّ

اور کامل انعکاس نہ بن سکتے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا کامل انعکاس بننا یا آپؐ کی پُوری تصویر پُورے خدّ و خال کے ساتھ نمایاں طور پر اپنی زندگی میں ظاہر کرنا، کامل عاجزی کو چاہتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اپنے نفس کا ایک دھبّہ بھی اس کے اُوپر نہ پڑے۔ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع نہیں کرتا اور نہ کامل طور پر عاجزانہ راہوں کو اختیار نہیں کرتا،

اور کچھ دیتا ہے اور کچھ اپنے پاس رکھ لیتا ہے اُس کا شیشہ ایسا ہی ہے جیسا کہ برسات کے موسم میں بعض خراب شیشوں کے پیچھے جب نمی چڑھتی ہے تو اُس میں دھبّے آجاتے ہیں۔ لیکن جب حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے اپنا سب کچھ مٹا دیا اور کامل طور پر فنا فی الرسول کا مقام حاصل کیا تو اُس وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل ظِلّ اور کامل انعکاس بنے۔ پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت مہدی علیہ السّلام کا مقام احقر الغلمان یعنی کامل عاجزی کا مقام تھا اور جو ہمارے ساتھ آپ کا رشتہ ہے، وہ ہم سمجھتے ہیں کہ عقلاً بھی حکماً بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب رُوحانی فرزند کی حیثیت سے ہے۔ حکم سے میری مراد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی ہے وہ ہمارے لئے حکم ہے کہ مہدی معہود علیہ السلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیارے اور بہادر اور

محبوب رُوحانی فرزند

اور اسلام کے جرنیل ہیں۔ آپ اِس اُمّت کے جرنیل ہیں اس لئے کہ اُمّتِ مُسلمہ میں ہم سے پہلے جو بزرگ گزرے ہیں، اُن سب نے اِس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام ساری دُنیا کے انسانوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دے گا۔ تمام ادیان باطلہ پر

اسلام کا کامل غلبہ

مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں مقدّر ہے۔ اِس لئے مہدی علیہ السلام کی بڑی شان ہے لیکن بڑی شان ہے ہمارے مقابلہ میں کیونکہ آپ نے جو کچھ لیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آپ کا مقام احقر الغلمان ہے اور ہماری نسبت سے آپ کا مقام بڑا بلند ہے۔ بہرحال جو بات مَیں اِس وقت آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہمارا اِس واقعہ پر ہی ردِّ عمل نہیں بلکہ زندگی کے ہر واقعہ پر ہمارا ردّ عمل ایسا ہوتا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں اپنے نفسانی جوش کا شائبہ نہ ہو اور جس میں تکبّر اور فخر اور غرور بالکل نہ ہو اور انسان یہ سمجھے کہ مَیں نیست ہوں۔ مَیں لاشئ محض ہوں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو میرا اپنا ہے ہی کچھ نہیں۔ اور اگر آپ (احمدیوں) کی زندگی کا سہارا اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور آپ کو اِس حقیقت کا احساس ہو تو پھر آپ کو کسی اور چیز کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنا دے۔"

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم۔ اے دار الرحمت غربی ربوہ کا پوتا عزیز انتخاب احمد جگر میں خرابی اور سینہ میں درد کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

ابتلاء اور امتحان انسان کو پاک کرنے کا موجب ہیں

مورخہ ۱۹ اخاء ۱۳۵۳ ہش (۱۹ اکتوبر ۱۹۷۴ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت مکرم قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا کے صاحبزادہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"ان ایام میں جو ہم گزر رہے ہیں" قرآن کریم پر تفکر اور تدبر کرنے اور

قرآن کریم کی ہدایات

پر عمل کرنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینا ضروری ہے کیونکہ ابتلاء اور امتحان انسان کو پاک کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پاک ہونے کے لئے ہمیں جو ہدایتیں دی ہیں، ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اعمال کو درست کرنا ضروری ہے

اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کرونگا، وہ ان دو خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے جو حالیہ فسادات میں بہت زیادہ متأثر ہوئے ہیں۔ بچی کے والد گوجرانوالہ کے فسادات میں شہید ہوگئے ہیں اور بچے کے والد کی دکان اور مکان سرگودھا میں ۵ اکتوبر کے فسادات میں لوٹے اور جلا دیئے گئے ہیں۔ انہیں بھی اور ہمیں دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکتوں اور اس کی رحمتوں کو جذب کرنے کی ضرورت ہے۔

دوست بہت دعائیں کریں

کہ جہاں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی پریشانیوں کو دور کرے وہاں ان گھرانوں کے لئے بھی خوشی اور خوشحالی اور روشن مستقبل کے سامان پیدا کرے۔

یہ نکاح ہماری عزیزہ بچی طیبہ افضل صاحبہ کا ہے جو مکرم محترم محمد افضل کھوکھر صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم مکرم سعید احمد قریشی صاحب ابن مکرم محترم محمود الحسن قریشی صاحب ساکن سرگودھا حال مقیم ربوہ سے قرار پایا ہے۔ ہماری اس بچی کے والد چونکہ شہید ہو چکے ہیں۔ ان کی جگہ عزیزہ کے ماموں مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ابن مکرم محترم مرزا افضل کریم صاحب راولپنڈی بطور وکیل نکاح یہاں موجود ہیں۔ ویسے اس وقت بچی کے ددھیال کے عزیز بھی موجود ہیں ننھیال کے عزیز بھی موجود ہیں اور ہم بھی موجود ہیں۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور پھر اس رشتہ ازدواج کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء

پہلا دن ۲۶ فتح / دسمبر بروز جمعرات

اجلاس اول:-

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ	
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	زندہ خدا اور سلسلہ وحی و الہام	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	شانِ قرآن مجید۔	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	۱-۳۰ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم:-

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	حضرت مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی اور امت مسلمہ	مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	مسئلہ جہاد ازروئے اسلام مع شہادت بزرگانِ سلف	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟	مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ۔

دوسرا دن ۲۷ فتح / دسمبر بروز جمعہ

اجلاس اول

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق	مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کا دشمنوں سے سلوک)	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	جماعت احمدیہ مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت	مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۱۵	تیاری نماز	۱-۱۵ تا ۲-۰۰ نماز جمعہ و عصر

اجلاس دوم:-

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

تیسرا دن ۲۸ فتح / دسمبر بروز ہفتہ

اجلاس اول

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و استقامت کے نمونے	مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکرِ حبیب علیہ السلام	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	اسلام کا بطلِ جلیل علیہ السلام	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	۱-۳۰ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم:-

۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۲-۱۵	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

(کلام حضرت مصلح موعودؓ)

مندرجہ بالا شعر میں حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدِّنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا روپیہ کم ہو جائیگا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب نصاب احباب اپنی واجب الاداء زکوٰۃ بڑے فکر اور اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الاداء زکوٰۃ کو مرکز میں جلد ارسال فرمادیں۔ تاکہ مستحقین کی ضروریات بروقت پوری ہو سکیں۔ موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے نادار بھائیوں کو گرم پارچات اور بستروں کی اس وقت ضرورت درپیش ہے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں اور صاحب نصاب احباب زکوٰۃ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جلد داخل کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تقرر مجلس عاملہ برائے سال ۵۴-۱۳۵۳ ہش / ۷۵-۱۹۷۴ سنہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ جملہ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ نئے سال کے لئے اپنی عاملہ جلد تجویز کر کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ جب تک نئے عہدیداران کی منظوری مرکز سے نہ وصول ہو پہلے عہدیداران اپنے شعبہ کا کام کرتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۱۸) پرانی اور لاعلاج امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب محی الدین صاحب مکان نمبر ۱۱۵۲ الیف اعظم مارکیٹ لاہور نے لکھا:۔ "دلوا سیر کیلئے پائلز کیور (PILES CURE) ۴-۵ مریضوں کو استعمال کروا چکا ہوں جو بفضلہ تعالیٰ سب کے سب صحتیاب ہو چکے ہیں۔" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں مثلاً الرجی، ایگزیما، گیلو سکین کیور وغیرہ فی کیور ۱۰/-

کیورز میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی ڈاکٹر راجہ کیمو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

درخواست دعا:۔ ۲۲ سال سے بیماریوں اور تنگ دستی میں مبتلا ہوں۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے اور اپنے فضل سے میری تنگ دستی کو دور فرمائے۔ آمین (عطاء الٰہی احمدی ۲۲ لکھنہ بلڈنگ چوک رتن ٹاکیز نیو روڈ لاہور)

ہر قسم کا سامان سائنس یا جی زخموں پر مرہم پٹی کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نصیحت

حضور فرماتے ہیں:۔

"میں سچ کہتا کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے یہ کبھی نہیں ہؤا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو اور وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۲۹۷)

خدا تعالیٰ کے احکام کی تفصیل قرآن کریم کے باترجمہ مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ تمام انصار کا فرض ہے کہ جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

غذا جزو بدن
بنانے اور جسم پر گوشت پیدا کرنے کیلئے "ہیور القلقا ٹانک" استعمال کیجئے
قیمت -/۴ روپے ڈاک سے -/۵/۵۰
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

صرف سات روز تک
امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے کہ یہ شخص اس مرض میں خود مبتلا اور غریب یا دوا کا مستحق ہے صرف -/۵ روپے پیشگی بھیجدیں پردہ۔ بواسیر۔ پائیوریا۔ گنٹھیا۔ فالج۔ رعشہ لقوہ مرگی۔ سیلان الرحم اور بچوں کے ہرے پیلے دست لاغر ہوتے جانے کی دوا روانہ کر دی جائیگی انشاء اللہ سالہا سال سے ایسے امراض میں مبتلا جو حکیموں کی سمجھ میں نہیں آئے اپنی حالت دکھ تکلیف کا نقشہ وغیرہ لکھیں ان کو دوا تجویز کر کے اس کی قیمت لکھ دی جائیگی پھر ان کے درم آنے پر دوا تیار کر کے بھیجدی جائے گی۔ انشاء اللہ
قریباً جملہ امراض چشم شفا بخشنے اور آئندہ استعمال کرتے رہنے سے محفوظ رکھنے والا بینظیر سرمہ صرف ڈیڑھ روپیہ پیشگی بھیجکر طلب فرمائیں
شفاء الامراض مرکز B-۶۳۳ نیا محلہ اہلحدیث والا
حکیم خواجہ محمد اسماعیل بسینتی والا

مرض اٹھرا
اور دیگر امراض کا علاج کرنیوالے
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ * ربوہ * ٹنڈو محمد خان
فون ۴۴۴۰۸ فون ۶۳۸
تینوں مقامات سے دوا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں
اور
مستورات کے لئے علیحدہ شعبہ بھی قائم ہے

جدید فیشن کے مطابق
سونے اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن
کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۸

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰ روپے
نورِ نظر — اولاد نرینہ کیلئے — کورس ۳۵ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے اکتالیسویں سال کیلئے
مخلصینِ جماعت کی طرف سے اپنے محبوب آقا کے حضور مالی قربانیوں کی پیشکش

آج بتاریخ ۱-۱۱-۷۴ مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے اکتالیسویں، دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے فاستبقوا الخیرات کی تلقین فرمائی تو اس عظیم مقصد کے لئے جس قدر پہلے دن وعدہ جات فراہم ہوئے ان کی میزان بفضلِ خدا ۸۴ر۷۱۹ روپے تک پہنچ گئی۔ اس ضمن میں جماعتی سطح پر پیش ہونے والے وعدہ جات کی ایک قسط اور انفرادی سطح پر پیش ہونے والے وعدہ جات کی ایک قسط بغرض دعا ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔ جماعتی اور انفرادی وعدہ جات بدستور مرکز میں پہنچ رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے والہانہ طور پر قربانیاں پیش کرنے کی روایات کو نہ صرف قائم رکھنے بلکہ انہیں فزوں تر کرنے کے لئے حضورِ انور کی فاستبقوا الخیرات کی تلقین بھی مدِنظر رکھیں۔

جماعتی وعدہ جات (قسط اوّل)

۱۔ جماعتِ احمدیہ ربوہ	۷۵،۰۰۰—۰۰	۲۔ جماعتِ احمدیہ ہانڈو	۶۲۰—۰۰
۳۔ ،، میرپور خاص	۲۶۲—۰۰	۴۔ ،، گوٹھ غلام رسول	۴۳—۰۰
۵۔ ،، کنری پاک	۱۹۸—۰۰	۶۔ ،، پھیرو چیچی	۱،۴۵۹—۰۰
۷۔ ،، مصطفیٰ فارم	۱۴۸—۰۰	۸۔ ،، محمود آباد فارم	۱،۰۰۶—۰۰
۹۔ ،، مجتبیٰ آباد فارم	۱۳۶—۰۰	۱۰۔ ،، ڈھونانرو	۱۰۸—۰۰
۱۱۔ ،، اسلام پور لوکھٹیاں	۹۰—۰۰	۱۲۔ ،، عمرکوٹ	۲۳۲—۰۰
۱۳۔ ،، گوٹھ احمدیہ	۴۵۸—۰۰	۱۴۔ ،، حیدرآباد شہر	۱۷۵—۰۰
۱۵۔ ،، چمبڑ	۱،۱۰۰—۰۰	۱۶۔ ،، سنجر چانگ	۵۰۰—۰۰
۱۷۔ ،، کوٹ احمدیاں	۸۶۶—۰۰	۱۸۔ ،، ناصر آباد اسٹیٹ	۱،۸۰۷—۰۰
۱۹۔ ،، مڈھ رانجھا (سرگودھا)	۱۲۳—۰۰		

انفرادی وعدہ جات (قسط اوّل)

۱۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	۱۲،۵۰۰—۰۰
۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۳،۱۲۰—۰۰
۳۔ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب	۳۷—۰۰
۴۔ صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب	۳۷—۰۰
۵۔ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ	۵۰۰—۰۰
۶۔ صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ	۵۴—۰۰
۷۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حضرت سیدہ موصوفہ نے دو سال کا پیشگی چندہ نقد ادا فرما دیا ہے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ)	۱،۳۰۰—۰۰ / ۱،۴۰۰—۰۰
۸۔ سید میر مسعود احمد صاحب	۹۸—۹۰
۹۔ پیر معین الدین صاحب	۸۰۰—۰۰
۱۰۔ سید میر محمود احمد صاحب ناصر	۱۴۰—۰۰
۱۱۔ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ	۳۱۰—۰۰
۱۲۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	۱۸۲—۹۵

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

دعائے مغفرت

ربوہ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف سابق مبلغ نائیجیریا کی اہلیہ صفیہ بیگم صاحبہ چار پانچ ماہ کی علالت کے بعد یکم نومبر ۱۹۷۴ء بروز جمعہ گیارہ بجے قبل دوپہر بعمر قریباً ۳۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے ایک چھوٹی بچی اور دو فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور بچوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

زیور کی خرید و فروخت
اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کے لئے
محمود گولڈ سمتھ
گولبازار ربوہ۔ فون ۶۸۱
پر تشریف لائیے

ٹھوک کپڑے کی مشہور دکان
"مسعود کلاتھ ہاؤس"
عبدالرحیم ۔ مسعود احمد
بلال مارکیٹ دوکان ۱ گول کچہری چنیوٹ
لائلپور

ھُوَ الشَّافی
"مرض الموت" کے سوا ہر مرض قابلِ علاج ہے لیکن بادی ادویات (CRUDE MEDICINES) چند دن کے استعمال کے بعد بے اثر ہو جاتی ہیں اس لئے پرانی مرض "لاعلاج" (CHRONIC DISEASE) قرار پا جاتی ہے ہر مرض کی کیور (CURE) چونکہ ۲۰۰—۱۰۰۰— دس ہزار اور ایک لاکھ طاقت کی منتخب ادویات پر مشتمل تیار کیپسولز کی صورت میں ہوتی ہے اس لئے یکے بعد دیگرے مسلسل بڑھتی ہوئی طاقت کے کیپسولز استعمال کرنے سے دوا کا اثر تیز ہوتا چلا جاتا ہے اور بفضلہ تعالیٰ بیمار خوراک میں شفا مکمل ہو جاتی ہے۔ دنیا بھر کے خصوصاً پاکستانی ڈاکٹر صاحبان "کیوریٹو سسٹم" کا لٹریچر اور کوئی سی تین بیماریوں کی کیورز (CURES) کے سیمپل حاصل کریں بصورت کامیابی انسانیت کی خدمت کے لئے ان جدید کیورز کی ترویج میں اپنے قومی ادارہ کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ والسلام
خاکسار
ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم۔ پی
ایم۔ اے (پولیٹیکل سائنس) ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ موجد کیوریٹو سسٹم
انچارج:- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی، ربوہ فون ۱۰۶/۷۰۰

ضرورت اکاؤنٹنٹ
ایک احمدی تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے جو کسی پرائیویٹ فرم کا کم از کم تین سال تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسبِ لیاقت دی جائے گی۔ اپنے مکمل کوائف اور قابلِ قبول تنخواہ کے بارے فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں۔
میسرز ماڈرن سروس اسٹیشن
چوک فوارہ بہاولپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۲ روپے
دوائی فضلِ الٰہی — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے
زوجام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک — کورس ۳۵ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ